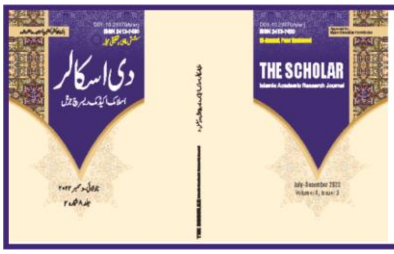

THE SCHOLAR
ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
ISSN: 2413-7480 (Print)
ISSN: 2617-4308 (Online)
DOI: 10.29370/siarj
Journal home page: https://siarj.com

اورنگزیب عالمگیر کی مذہبی خدمات برصغیر میں اسلامی معاشرے کی اساس ایک جائزہ

AURANGZEB ALAMGIR'S RELIGIOUS SERVICES AS A FOUNDATION OF ISLAMIC SOCIETY IN SUBCONTINENT AN ANALYTICAL STUDY

1. **Saima Shehzadi**
Lecturer, Government. Graduate College (W), Baghban pura Lahore.
Email: Madasahi8@gmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0009-0005-0365-3677

2. **Hashir Ashfaq**
LLB Hons, Lahore Leads University Lahore.
Email: Hashirashfaq94@gmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0009-0007-9815-2924

To cite this article:
Shehzadi, Saima, and Hashir Ashfaq. “AURANGZEB ALAMGIR’S RELIGIOUS SERVICES AS A FOUNDATION OF ISLAMIC SOCIETY IN SUB-CONTINENT AN ANALYTICAL STUDY.” The Scholar Islamic Academic Research Journal 9, No. 1 (June 22, 2023).

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar4

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 9, No. 1 ||January -June 2022 || P.48- 71
DOI:	10.29370/siarj/issue16urduar4
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar4
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2023-06-14

اورنگزیب عالمگیر کی مذہبی خدمات برصغیر میں اسلامی معاشرے کی اساس ایک جائزہ

AURANGZEB ALAMGIR'S RELIGIOUS SERVICES AS A FOUNDATION OF ISLAMIC SOCIETY IN SUB-CONTINENT AN ANALYTICAL STUDY

Saima Shehzadi, Hashir Ashfaq

ABSTRACT:

Many critical observers have narrated misconceptions of the conservative behavior of Aurangzeb based on inaccurate evidence. For example, denigrators proclaim that Aurangzeb demolished certain temples without preannouncing. He issued many orders regarding the security of Hindu temples and granted compensation and allotted land to Brahmans, so they could handle their expenditures. Some other asserts that Aurangzeb restricted many Hindu festivals and the celebration of Eid and Muharram banned. Infect these all blames are groundless. Alamgir is one of the most hated men in India. He is remembered as a religious extremist who sought forcefully afflict Hindus. When Alamgir become king, the virtual and social condition of Indian society was very awful, atheistic activities, irrationality, gambling, farming of bhang, drinking, and fornication were common. In these circumstances, Alamgir proved himself an able Muslim administrator. Aurangzeb was potentially the most powerful and wealthiest king of his day. His approximately 50 years monarch had an intense impact on the political topography of the early modern inside and his inheritance. His orders were strict about religious affairs and local benefits although the beneficiary is a Hindu. Alamgir worked for the Renaissance of the Islamic Era. And present two nation theory in the simplest way.

KEYWORDS: Alamgir Era ,Islamic Reforms, Hindu Organizations, Cultural tolerance, Two nation theory.

کلیدی الفاظ: عہد عالمگیری، اسلامی، اصلاحات، ھندو، تنظیمات، ثقافتی، ہم آہنگی، دو قومی نظریہ

محی الدین محمد المعروف اورنگزیب عالمگیر (1618ء-1703ء) سلطنت مغلیہ کا چھٹا شہنشاہ تھا اور طویل ترین عہد سلطنت رکھنے والوں میں شمار ہوتا ہے. اس کا عہد سلطنت نصف صدی پر مشتمل ہے۔ اس کے عہد سلطنت میں مغلیہ حکومت تقریباً پورے بر صغیر پر مشتمل تھی۔ یعنی زمانہ آسودگی اور قرار قلبی میں آنکھ کھولی۔ اگرچہ مغل بادشاہوں کو بر صغیر میں پاؤں جمانے کے لیے سخت محنت و قربانیاں درکار ہیں اور مغل بادشاہ بابر و ہمایوں کی سخت عسکری جد وجہد بالآخر بادشاہ کے لیے کم عمری میں ہی وسیع و آسودہ سلطنت لے کر آئی اور جلال الدین محمد اکبر (1541ء – 1605ء) خود کو "شہنشاہ" کہلوانے کی حیثیت میں آ گیا۔ اکبر اگرچہ دنیا کے کامیاب ترین بادشاہوں میں شمار ہوتا تھا اور وجہ شہرت عوامی مقبولیت، سیاسی مفاہمت، عمومی عوامی مراعات، شفاف نظام احتساب، قیمتوں پر کنٹرول اور منصفانہ نظام عدل تھا۔ لیکن کم عمری میں والد کی وفات کے بعد سلطنت کی ذمہ داریاں قبول کر لینے کے باعث اس کی تعلیم و تربیت کا پہلو تشنہ رہ گیا اور مذہبی اقدار سے ناآشنائی کا یہ سلسلہ رسم جھروکہ اور دین الٰہی کی تعلیمات پر رکا۔ لیکن اکبر نے اپنے جانشینوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا۔ ثروت صولت فرماتی ہیں:

> "اکبر نے اَن پڑھ ہونے کے باوجود علوم و فنون کی سرپرستی کی اس کے عہد کے بے مثال علماء اور شیخ احمد سرہندیؒ (1624ء-1566ء) المعروف مجدد الف ثانیؒ اور شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ (1624ء-1551ء) جن کا شاہی دربار سے تعلق نہ تھا اور مانند امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام غزالیؒ اور دیگران خود کو بادشاہوں کی سرپرستی سے دور رکھتے ان کے علاوہ اکبر کا دربار ابوالفضل، فیضی و دیگر علماء سے مزین رہتا۔ ابوالفضل نے قانون اکبر کی کتاب "آئین اکبری" اور اکبر نامہ (تاریخ) مدون کیں۔ مشہور مؤرخ عبدالقادر بدایونی نے اکبر کی فرمائش

پر کتاب "منتخب التواریخ" لکھی جس کی بڑی خصوصیت بادشاہ کی خوش آمدید سے پاک غیر جانبدارانہ اور حقائق پر مبنی واقعات تحریر ہونا ہیں۔"[1]

شاہجہان سلطنت مغلیہ کے عین عروج کے وقت بادشاہ بنا۔ اگرچہ اس کے دور میں مذہبی تعلیمات کشمکش کا شکار ہیں اور دربار میں موجود علماء درباری مفادات کے حصول کے لیے فرقہ وریت اور فرقہ وارانہ بالادستی میں مشغول ہو گئے لیکن شاہجہان کی علم دوستی پر فرق نہ پڑا۔ شاہ جہاں نے اپنی سلطنت میں جگہ جگہ مدرسے تعمیر کروائے اور علماء کے وظائف مقرر کئے۔ ملک بھر میں جگہ جگہ مساجد بنوائی اور نو مسلموں کی تعلیم و تربیت کے علاوہ ان کے وظائف بھی مقرر کیے۔

"شاہجہاں بھی دیگر مغل بادشاہوں کی مانند ٹھاٹھ باٹھ کا دلدادہ تھا۔ اور ملکی آمدنی کا ایک بڑا حصہ شاہی خاندان کے عیش و آرام پر خرچ کرتا لیکن ساتھ ساتھ رعایا کا بھی بہت خیال رکھتا۔ اہل علم کا بڑا قدردان تھا اور ان کو بڑے بڑے انعامات سے نوازتا۔ شاہجہاں مذہبی اقدار کا پابند تھا اور دیگر مغل بادشاہ کے برعکس شراب نہیں پیتا تھا۔"[2]

اگرچہ سابقہ مغل شہنشاہوں میں علم دوستی اور مذہبی لگاؤ کسی نہ کسی صورت میں موجود تھا لیکن دینی علوم اور احکامات اسلامیہ کا سرسری علم رکھنے کے باعث وہ اسلامی معاشرتی اقدار کی اس طرح سے ترویج نہ کر سکے جس طرح یہ اورنگزیب عالمگیر کے دور حکومت میں نکھر کر سامنے آئی۔ اورنگزیب عالمگیر کا شمار ان سلاطین میں ہوتا ہے جنہوں نے نصف صدی سے زائد کامیاب حکومت کی۔ طویل عرصے کے لیے حکومت ملنا اور اپنی دل پسند اصلاحات کرنے اور غلطی پر اس کو درست کرنے کا موقع عمومی طور پر سب بادشاہوں کو نصیب نہیں ہوتا۔ اورنگزیب نے بھی طویل عرصہ مسند تمکنت پر جلوہ گر رہتے ہوئے مذہب و ملت کی تفریق کیے بغیر انتہائی جوانمردی اور جانفشانی کے ساتھ دیگر حکمرانوں کے لیے قابل تقلید نمونے چھوڑے۔ اقوام عالم میں شریعت

---

[1] Solat, Sarwat, Millat -e- Islamia, Vol.II, Pg 277, Islamic publications Lahore, 1988, A.D

[2] Solat, Sarwat, Millat -e- Islamia, Pg 295

اسلامیہ اور اسلامی معاشیاتی نظام کا نفاذ کرنے والے چند بادشاہوں میں سے ایک نمایاں شخصیت کا حامل تھا۔

اورنگزیب عالمگیر کی اسلامی معاشرے کے انعقاد کے لیے خدمات:

مغلیہ سلطنت جیسا کہ بر صغیر کے طول و عرض میں پھیل گئی تھی اور ہندوستان کی کثیر التہذیب علاقہ ہے اگرچہ مغلیہ سلطنت ہمیشہ مکمل ہندوستان کا بس نہ ہو سکی لیکن اس پورے دور میں وہ قوت واقتدار کی علامت پر چھا لے جاتے رہے ہندوستان پر کل 6 مسلم خاندانوں نے 1206ء تا 1857ء تک حکومت کی جس میں طویل ترین دورانیہ مغلیہ حکومت 1526ء تا 1857ء یعنی تقریباً 300 سال سے بھی زیادہ عرصہ قائم رہی۔ اس عظیم الشان سلطنت کی حکمرانی کسی صاحب علم حکمران کی متقاضی تھی۔ اگرچہ سابقہ مغل سربراہان مملکت نے سلطنت کی عسکری، دفاعی معاشی و معاشرتی ہر لحاظ سے اپنی سلطنت کو مستحکم کرنے کی کوشش کی لیکن اس جدوجہد میں اسلامی اقدار وروایات مسخ ہو کر رہ گئی تھیں۔ بر صغیر مذہبی رواداری اور تمام مذاہب کو پسند کرنے والا معاشرہ بنتے بنتے اسلامی احکامات کو خلط ملط کر گیا۔ ایسی صورتحال میں اورنگزیب عالمگیر کی مذہب دوستی اور اسلامی اصلاحات بر صغیر میں مسلمانوں کی الگ قومیت اور تشخص کی پہچان لے کر ابھریں کہ مسلمان یا اسلامی اقدار دیگر مذاہب اور مذہبی اقدار میں تحلیل نہیں ہو سکتی۔

اورنگزیب کی شخصیت سازی میں اساتذہ کا کردار:

اورنگزیب عالمگیر کی شخصیت شروع سے ہی مذہبی تعلیم کی جانب مائل تھی اس پر نکھار اس کے جیّد اساتذہ کی رہنمائی سے ممکن ہوا۔

> "اورنگزیب کی تربیت قابل اور لائق اساتذہ کی زیر نگرانی ہوئی. اس کے نمایاں
>
> اساتذہ میں مولانا عبداللطیف سہارنپوری، علامہ سعد اللہ، مولانا ہاشم گیلانی،
>
> مولانا سید احمد قنوجی، شیخ عبدالقوی اور ملا شیخ احمد المعروف ملا جیون شامل تھے جو

فقہ حنفیہ کی مشہور کلامی تفسیر "تفسیرات احمدیہ" کے مصنف تھے۔"[3]

یعنی اورنگزیب کی تربیت ان اساتذہ کے زیر نظر ہوئی جو کسی نہ کسی علوم اسلامیہ میں یگانہ روزگار تھے۔ ان اساتذہ کرام کی صحبت اور نگزیب کی شخصیت کو منفرد بنانے میں معاون ثابت ہوئی اور اس کے مذہبی اصلاحات کے بابت فیصلوں میں واضح اسلامی احکامات کا پرتو نظر آتا ہے۔

> "عالمگیر کو اگرچہ شروع سے ہی قرآن پاک کی بعض سورتیں یاد تھی لیکن اس نے 43 سال کی عمر میں باقاعدہ قرآن پاک حفظ کیا اور اس کے بعد تاحیات زندگی سادگی سے گزاری۔ اپنے ہاتھ سے ٹوپیاں بنا کر بیچ کر گزارا کرتا۔ قرآن پاک اپنے ہاتھ سے لکھتا۔ اورنگزیب خط نسخ میں خصوصی مہارت رکھتا تھا۔ اس نے قرآن پاک کے دو نسخے اپنے قلم ہاتھ سے رقم فرمائے اور مبلغ 7 ہزار روپے جلد بندی و زیب و زینت پر صرف کر کے دو نسخے بطور نظرانہ حرم میں نبوی ﷺ مدینہ منورہ میں رکھوائے۔"[4]

عالم رنگ و بو میں کوئی بھی بادشاہ ہو وہ اپنے علمی کارناموں کے ذریعے اوراق تاریخ میں زندہ رہتا ہے بادشاہ کی ہمہ گیری و بیدار مغزی، فضل و کمال اور عظمت و جفاکشی کا اندازہ اس کے احکامات اور خدمات سے لگایا جاسکتا ہے۔ اور شخصیت کو پرکھنے کی کسوٹی اس کے کارناموں کا رجحان ہوتا ہے۔ اس کا تدبر اور جدوجہد کے نتائج و اثرات اور عوامل خیر خواہی اس کی شخصیت اور کامیابی کی تاریخ لکھتے ہیں اس لیے بلا تکلف و تردد یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ عالمگیر نے برصغیر پاک و ہند میں اصلاحی، علمی، دینی، سیاسی اور رفاعی خدمات اور کارناموں کے ایسے نقوش ثبت کیے ہیں جس سے صرف نظر ممکن نہیں۔

---

[3] Sabah-ud-din, Syed, Abdul Rahman, Bazm-e- Temuriah, Pg236, Muarif, Azam, Garh, 1948, A.D

[4] Saqi, Muhammad, Mustaed Khan, Trensl.Fida, Ali Talib, Ma-asr- Alamgir, Pg 532, Book Land Lahore, 1961, A.D

اورنگزیب عالمگیر کے مذہبی کارنامے

مدارس کا قیام:

> "اورنگزیب عالمگیر نے مسلمان آبادی کی تعلیم و تربیت کے لیے سلطنت میں جگہ جگہ مدارس بنوائے اور مساجد تعمیر کروائیں۔ دہلی کا رحیمیہ مدرسہ اس کی سرپرستی میں بنا۔اس کے علاوہ ہر قصبے، ہر قریہ میں مذہبی درسگاہوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ معلمین کے سرکاری سطح پر وظائف مقرر کیے گئے اور انہیں فارغ البال کر دیا گیا تاکہ تندہی سے درس تدریس کا کام سرانجام دے سکیں ان مدارس اور ان کے معلمین و منتظمین کے لیے بڑی بڑی جاگیریں وقف کی گئی۔"[5]

علم دوستی ہی مذہب دوستی کی بنیاد ہوتی ہے محض کسی مذہب پر قائم ہونے کا دعویٰ کرنا اور اس پر کاربند ہونے کے لیے لوگوں کو پابند کرنے سے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہو سکتے جب تک اس کے اجراء اور درس و تدریس کے لیے مؤثر اقدامات نہ کیے جائیں۔ اگرچہ مسلم سلاطین نے اپنے اپنے دور حکومت میں درس وتدریس اور مدارس کے قیام پر خصوصی توجہ دی لیکن اس قدر بڑے رقبہ سلطنت پر علمی نظام قائم کرنا اپنے مثال آپ تھا۔ہر مسلمان کے لیے اسلامی تعلیمات کا حصول ایک فریضہ ہے جس کی اہمیت ایک صاحب شریعت شخص ہی جان سکتا ہے قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ [6]

" اللہ اُن لوگوں کے درجات بلند فرمادے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہیں علم سے نوازا گیا۔"

---

[5] Fehmi, Shoukat Ali, Mufti, Hindustan pe Mughlia Hakoomat, Pg 229, City Book Point Lahore, 2007, A.D

[6] Al.Quran,(58: 11) Al Mujadilah

ان مدارس میں طلباء کے لیے اسلامی تعلیمات یعنی عبادات و معاملات، فلسفہ، منطق، تفسیر، حدیث اور دیگر اسلامی علوم کے تفصیلی درس ہوتے۔ طلباء ان مدارس کی اقامت گاہوں میں دن رات قیام کرتے اور ملک کے طول و عرض میں ان علوم سے مسلم آبادی کو مستفیض کرتے۔ جس کا فائدہ یہ ہوا کہ سابقہ حکمرانوں کے اطوار اور مذہبی اختلاط کے باعث جو معاشرتی برائیاں اور مذہبی ساکھ کے خراب ہونے کے جو مسائل پیدا ہو گئے تھے ان کی تطہیر کا عمل شروع ہو گیا۔ اور برصغیر کا اسلامی معاشرہ قرآن و سنت کی روشنی میں درست راہ پر گامزن ہونے لگا۔

علم حدیث سے لگاؤ:

اورنگزیب عالمگیر باشرع آدمی تھا اور کوئی شخص اسلامی احکامات پر عمل کرے اور اس کے لیے حدیث سے رجوع نہ کرے ایسا ممکن ہی نہیں۔ قرآن کو حفظ کرنے سے قبل و بعد میں بھی وہ اکثر اپنے دربار میں علماء سے جب فتویٰ طلب کرتا تو ان کو باقاعدہ درج کرواتا۔ اور اس کے حوالہ قرآن و حدیث کی خود تصدیق کرتا اس کے پاس اسلامی علوم پر مبنی ایک بڑا کتب خانہ موجود تھا جس میں وہ باقاعدگی سے وقت گزارتا۔

> "اورنگزیب علم حدیث سے خاص لگاؤ رکھتا تھا ایک کتاب "الاربعین" دور حکومت سے قبل لکھی اور دوسری اپنے دور حکومت میں جیسا کہ نام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں چالیس چالیس احادیث تھیں۔ پھر ان کا فارسی میں ترجمہ کروایا اور ان کے حواشی بھی درج کیے۔"[7]

علم حدیث سے لگاؤ نہ صرف اس کو پڑھنے اور عمل کرنے کی حد تک تھا بلکہ اس کو پھیلانے اور عوام تک پہنچانے کے لیے ان کو مختصراً اربعین میں درج کیا۔ یعنی جو عوامی ضرورت اور روزمرہ کے معاملات کے حل کے لیے احادیث تھیں ان کو ایک مختصر کتابچہ میں درج کیا اور پھر اسے عوامی زبان فارسی میں ترجمہ کروایا تاکہ لوگوں کو اسے سمجھنے میں آسانی ہو اور وہ اپنی زندگیوں کو احکامات الٰہی اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مطابق گزاریں۔ پھر ان احادیث کے حواشی بھی درج کیے تاکہ عوام میں مزید آسانی سے سمجھنے کی صلاحیت پیدا کی

[7] Akram, Sheikh, Muhammad, Rood-e-Kauther, Pg 477, Idara Sqafet-e-Islamia, Lahore, 2005, A.D

جائے۔اس سے قبل حدیث کا علم علماء کی محافل تک ہی محدود تھا یا سابقہ حکمرانوں کی پالیسیوں کے باعث عوام امور روزگار میں پریشان حال رہتی۔اور حدیث و دیگر علوم اسلامیہ سے استفادہ کا موقع نہیں ملا۔عالمگیر نے کامل اسلامی معاشرے کی تشکیل پر توجہ کرتے ہوئے ان دینی علوم کی تعلیم عوامی درسگاہوں میں لازم کر دی۔علم حدیث کو حاصل کرنے اور اسے عوام تک پہنچانے کی فرضیت خود قرآن پاک سے واضح ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ[8]

"(انہیں بھی) واضح دلائل اور کتابوں کے ساتھ (بھیجا تھا)، اور (اے نبیِ مکرّم!) ہم نے آپ کی طرف ذکرِ عظیم (قرآن) نازل فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لئے وہ (پیغام اور احکام) خوب واضح کر دیں جو ان کی طرف اتارے گئے ہیں اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔"

اس آیت مبارکہ کا ترجمہ اور الفاظ اس بات کی صراحت سے وضاحت بیان کرتے ہیں کہ دین اسلام کی پیروی کرنے اور کروانے والے کے لیے رسول پاک ﷺ کی اطاعت اور ان کی حدیث و سنت پر عمل کس قدر لازم ہے حدیث مبارکہ ہے:

"حضرت زید بن ثابت رضی تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچا دیا کیونکہ بہت سے حاملین فقہ ایسے ہیں جو فقہ کو اپنے سے زیادہ فقہ وبصیرت والے کو پہنچا دیتے

[8] Al- Quran, (16:44) Al Nahal

ہیں،اور بہت سے فقہ کے حاملین خود فقیہ نہیں ہوتے ہیں۔"[9]

محکمہ دینیات کا قیام:

"1660ء میں عالمگیر نے محکمہ دینیات کے انعقاد کا حکم دیا۔ جس کے ذمہ عوام کو دینی تعلیمات اور علوم کے بارے میں آگاہی فراہم کرکے غیر اسلامی رسومات سے روکنا تھا۔ بادشاہ اکبر کے دور حکومت سے ملکی انتظامات اور اعداد و شمار معشیت شمسی سال کے مطابق عمل میں لائے جاتے۔عالمگیر نے اس روایت کو ختم کرکے تمام نظام کو قمری نظام میں تبدیل کرکے سرکاری طور پر برصغیر میں قمری سال کا اجراء کیا۔"[10]

محکمہ دینیات کا اجراء قیام اسلام و قوانین اسلام کی ترویج میں بڑی اہمیت کا حامل ہے یا یوں کہیں کہ طویل سلطنت میں اسلامی بنیادوں کو مضبوط کرنے اور اسلامی علوم کو خواص کی درسگاہوں سے نکال کر عوام تک بلاواسطہ رسائی دی گئی یہ ایک دم اپنے اندر شدید انقلابی روح رکھتا ہے۔ جس کی مثال برصغیر جیسے ملٹی کلچرل معاشرے میں اس دور میں یا اس سے ما قبل نہیں ملتی۔اس محکمہ کے دفاتر جگہ جگہ کھولے گئے اور ان تک عوامی رسائی ہو یعنی بنایا گیا تاکہ ہر شخص بجائے اس کے کہ مقامی افراد کی من گھڑت باتوں کے پیچھے لگ دین میں غلو یا بدعات پر عمل کریں اپنے علمی مذاق اور ضرورت کے مطابق ایسی دینی معلومات جو کہ مستند بھی ہوں ان سے براہ راست استفادہ کرے یعنی وہ افراد جو دینی مدارس و محافل سے مستقل یا براہ راست مستفید نہیں ہو پاتے وہ بھی اپنے پیش آمدہ مسائل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل کرسکیں۔اور وہ غیر اسلامی رسومات جو مختلف تہذیبوں کے اختلاط کے باعث معاشرے میں عرف عام کے طور پر منائی جاتی تھی ان کی روک تھام اور تطہیر کی سعی کی گئی۔ محدود وسائل اور

---

[9] Ibn-e- Majah, Sunan, ibn -e-Majah, Hadith No:1230, Idara Ahya-ul-Trath, Lubnan, 1392Hijrah

[10] Hindustan pe Mughlia Hakoomat, Pg 181

کمیونیکیشن کی کمی کے باوجود اس ادارے نے برصغیر کے مسلمانوں کو تطہیر روایات اسلامیہ میں بہت مدد فراہم کی۔

بادشاہ اکبر سے ماقبل سلاطین دہلی کے دفاتر میں ہمیں امور سلطنت کے انتظامات قمری سال کے مطابق کرنے کے ثبوت ملتے ہیں جو کہ اکبر اور اس کے بیٹے شاہجہاں کے دور میں ختم کر کے شمسی سال میں تبدیل کر دیے گئے۔ اگرچہ برصغیر جیسے زرعی خطے میں قمری سال کے مطابق انتظامات کے قیام کا کوئی خاص فائدہ تو نہ تھا لیکن اس وقت ضرورت خصوصی طور پر اسلامی معاشرے کا قیام تھا جس کو خالصتاً اسلامی روایات پر گامزن کرنا مقصود تھا۔ ورنہ ابتدائی معلومات تو ہر کسی کے پاس تھی اس لیے عالمگیر نے اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے اور اس کی روایات کی ترویج کے لیے قمری سال کا نفاذ کیا۔

تالیف فتاویٰ عالمگیری:

اورنگزیب عالمگیر کی دینی خدمات کے اگر کسی بھی پہلو پر گفتگو نہ کی جائے اور صرف فتاویٰ عالمگیری کی تصنیف و کاوش کو پیش کیا جائے تو کافی ہوگا۔ اکبر و شاہجہاں کے دربار اگرچہ علماء سے مزین رہتے لیکن ہر مذہب کے علماء اپنے مذہب کی ترویج میں پیش پیش رہتے۔ جیسا کہ تاریخ بیان کرتی ہے کہ شاہجہاں کے دربار سے منسلک شیعہ علماء اس قدر غالب آچکے تھے کہ نہ صرف درباری اعلیٰ عہدوں کے حصول میں کامیاب ہوئے بلکہ شیعی رسومات کی ادائیگی کے لیے آزادی کے علاوہ فنڈز اور شاہی سرپرستی حاصل کی۔ جس سے اسلامی روایات پر عمل کرنے والے لوگ ایک طرف جھک گئے اور اسلامی معاشرے میں بدعات اس قدر رائج ہو گئیں کہ موازنہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ خالص شیعی رسومات کے ساتھ غیر اسلامی رسومات کی بھی بھرمار ہو گئی۔ اور رونا پیٹنا، نوحہ کنائی اور ناچ گانا مذہبی رسومات کا حصہ بننے کے ساتھ رواج کی شکل اختیار کر گیا۔ اور رقص و سرور کے دلدادہ برائے نام مسلمان حکمران ان عوامل کی سرپرستی اپنے دینی علوم سے لاتعلقی کے بناء پر کرتے عالمگیر کی علم دوستی اور دینی بصیرت کا اعتراف ڈاکٹر روم پرکاش ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> "علوم شریعہ سے خاص لگاؤ کے باعث عالمگیر اہل اسلام کو مستند حنفی تعلیمات پر عمل پیرا کرنا چاہتا تھا۔ علاوہ ازیں اس کی منشا عدالتی فیصلے عین شرعی احکامات کے مطابق کرنا تھی۔ اس دور میں اختلافات قضاء اور مفتیان کی آراء

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol.8, No. 2|| January -June 2022 || P. 83-117
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15ar5

> پر کوئی ایسی جامع کتاب نہ تھی جو تمام مسائل کا حل پیش کر سکے۔ عالمگیر نے اپنے دربار سے منسلک علماء و فضلاء کی جماعت اور کچھ دیگر کو جمع کیا اور ملا نظام قائم کر کے شاہی کتب خانہ ان کے سپرد کیا اور "فتاویٰ عالمگیری" مرتب کروایا۔"[11]

فتاویٰ عالمگیری کی تدوین محض ایک خاص مذہب کی ترویج کرنا نہ تھی بلکہ مقصود ایک ایسا قانونی مسودہ تیار کرنا تھا جس میں تمام مکاتب فکر کیے علماء کی آراء جمع ہوں۔ ان کے مذہبی سرمایہ سے استفادہ کیا جائے اور عدالتی نظام کو ایسا قانونی مواد فراہم کیا جائے جس سے ہر مذہب کے لوگوں کے مسائل کا تشفی حل تلاش کیا جائے۔ اورنگزیب نے اس مجموعہ عظیم کی تالیف پر دل کھول کر سرمایہ خرچ کیا۔ اس تحقیق پر کام کرنے والے علماء کو شاہی مہمان قرار دیا اور ان کے وظائف مقرر کیے تاکہ ان کی مکمل توجہ کا حصول ممکن بنایا جا سکے۔ فتاویٰ عالمگیری کے مؤلفین میں سے ہر کوئی اپنے علم میں یگانہ روزگار تھا ان میں محدثین، مفسرین اور فقہاء کرام کو ایک خاص تناسب سے شامل کیا گیا تاکہ مسوّدہ کا کوئی پہلو تشنہ نہ رہ جائے۔ عمران ممتاز فتاویٰ عالمگیری کے مؤلفین کے انتخابات کے بارے میں فرماتے ہیں:

> "اورنگزیب عالمگیر علمی مذاق رکھتا تھا اور اس کا ذاتی وسیع کتب خانہ تھا۔ اسلامی علوم اور معاشرتی مسائل سے لگاؤ کے باعث اس نے ایک فقہی مسوّدہ کی تدوین کا فیصلہ کیا۔ اور شیخ نظام الدین برہان پوری کی سرکردگی میں مفتیان اور فقہاء کی ایک جماعت ترتیب دی جس نے مذاہب اربعہ کے فقہی مواد کا مطالعہ کیا اور ایک مسئلہ کے بابت مذاہب اربعہ کی رائے کو ایک کتاب میں جمع کیا۔ دراصل یہ سارا کام عالمگیر کی زیر نگرانی ہوا وہ خود روزانہ ہونے والے کام کا جائزہ لیتا اور پھر

---

[11] Parshad, Om, Parkash, Transl.Noumani, Shibli, Aurangzeb Alamgir, Pg 158, Fiction house Lahore, 2010, A.D

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol.8, No. 2|| January -June 2022 || P. 83-117
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15ar5

باہم مشورے سے فتاویٰ عالمگیری کا مواد متعین کیا جاتا۔"[12]

فتاویٰ عالمگیری کا مواد اج تک اسلامی عدالتی نظام کے لیے مشعل راہ ہے۔ عالمگیر کی یہ کاوش اس کو دیگر سلاطین بالخصوص مغل سلاطین میں ممیّز کرتی ہے اور ایک مسلم روحانی شخصیت کے طور پر پیش کرتی ہے جو کہ دل کی اتھاہ گہرائیوں میں مسلم تعلیمات و روایات کا نفاذ کرنا چاہتا تھا۔ اور اس کے لیے اس نے اپنے عہدے کے باعث ہر طرح سے مکمل کوشش بھی کی۔

نظام عدل کا قیام:

ایک باشرع اور قرآن و سنت پر عمل کرنے اور ان کا نفاذ کرنے والے حکمران کی اوّلین ترجیحات میں سے یقیناً ایک ترجیح قیام امن و امان کے لیے نظام عدل کو درست کرنا ہو گی۔ جس پر اورنگزیب عالمگیر نے بھی خصوصی توجہ دی۔ فتاویٰ عالمگیری کی تالیف بھی اسی قانونی بلادستی کی کوشش کا ایک حصہ تھی۔ عالمگیر کی ان کوششوں کے اعتراف میں مفتی شوکت علی فہمی اپنی کتاب میں کپتان ہملٹن کا قول نقل کرتے ہیں:

> "بقول کپتان ہملٹن اورنگزیب کا دور اصلاحات اور انصاف کے معاملہ میں نہایت درخشاں تھا۔ عالمگیر نے جابجا قاضی مقرر کیے۔ ہر شہر میں بقدر تناسب آبادی قاضی مقرر کیے جاتے ہیں تاکہ لوگوں کو انصاف کے حصول میں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ رعایا کو عدالت میں بادشاہ کو بھی بلوانے کا اختیار تھا۔ عدل کے معاملے میں کسی کے ساتھ رعائیت نہیں بڑھتی جاتی تھی تعلیمی ترقی اور عدالتی بلادستی کے لحاظ سے اورنگزیب عالمگیر کا دور حکومت ہر طرح سے قابل تحسین تھا۔"[13]

عالمگیر کے نظام عدل اور امور سلطنت کے انتظام و انصرام کے بابت بصیرت کے غیر ملکی مؤرخ بھی قائل

[12] Mumtaz, Imran, Ftawa Alamgir, aur is k mualfeen, Https//:www.Jamiah Uloom-ul-Islamia, Nov.15.2022, 9:35a.m

[13] Hindustan pe Mughlia Hakoomat, Pg 217

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol.8, No. 2|| January -June 2022 || P. 83-117
https://doi.org/10.29370/siarj/issue15ar5

ہیں۔ اگرچہ بیشتر غیر ملکی مؤرخین و مبصرین نے عالمگیر کی شخصیت و کردار کو مسخ کر کے ہی پیش کیا ہے جس وسیع مواد فارسی وانگریزی اور ہسپانوی زبانوں میں موجود ہے اوران کی ترجمہ شدہ کتب دستیاب ہیں لیکن کپتان ہملٹن اوراس جیسے غیر جانبدار مؤرخین کااعتراف اس مواد کے جھوٹا ہونے کے لیے سند کی حیثیت رکھتا ہے۔

میلوں، رقص کی محفلوں اور شراب پر پابندی

اورنگزیب اسلامی تعلیمات پر سختی سے کاربند رہتا اور اس پر عمل کروانے میں بھی سختی برتتا لھذا اس نے اپنے دور اقتدار میں درباری گوئیوں، رقاصاؤں اور رقص و سرور کی محفلوں پر پابندی لگا دی۔ یہ پابندی نہ تو صرف دربار کے لیے مخصوص تھی اور نہ ہی صرف عوام کے لیے بلکہ عوام وخواص کو اس سے اجتناب کا پابند کیا گیا۔ڈاکٹر اوم پرکاش بیان کرتے ہیں:

> "عالمگیر سخت گیر اور مذہبی اقدار کی پیروی کرنے والا بادشاہ تھا۔اسے شراب کباب، گانا بجانا، ظاہری نمود و نمائش، میلوں ٹھیلوں اور تکلفات سے نفرت تھی۔اس کے مطابق یہ تمام اعمال اخلاقیات بد کا سبب بنتے ہیں۔ سلطنت پر مکمل قابض ہونے کے بعد اس نے سب سے پہلے دربار کو گویوں اور شعراء سے خالی کیا "ملک الشعرا" کا عہدہ ختم کیا۔ہندوؤں اور مسلمانوں کے مخلوط میلوں پر پابندی لگائی جس میں ضعیف العقائد افراد خارج از اسلام عوامل سرانجام دیتے۔"[14]

اورنگزیب نے محض قرآن وسنت اور شرعی احکامات پر پابند کرنے کی سعی نہیں تھی بلکہ اسلامی اقدار میں شامل غیر شرعی عوامل کی تطہیر پر بھی سختی سے عمل کروایا وہ عوام میں رائج علمی نظام حتیٰ کہ تہواروں اور اجتماعات میں سرانجام دی جانے والی رسومات اور خرافات سے بھی واقف تھا اس وسیع سلطنت پر نہ صرف عسکری اور انتظامی

[14] Aurangzeb Alamgir, Pg 78

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol.9, No. 1|| January -June 2023 || P. 48-71
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar4

اورنگزیب نے محض قرآن و سنت اور شرعی احکامات پر پابند کرنے کی سعی نہیں تھی بلکہ اسلامی اقدار میں شامل غیر شرعی عوامل کی تطہیر پر بھی سختی سے عمل کروایا وہ عوام میں رائج علمی نظام حتیٰ کہ تہواروں اور اجتماعات میں سرانجام دی جانے والی رسومات اور خرافات سے بھی واقف تھا اس وسیع سلطنت پر نہ صرف عسکری اور انتظامی کنڑول کیا گیا بلکہ مذہبی تطہیر بھی عالمگیر کی ذات کا خاصہ ہے۔

غیر اسلامی رسومات کا خاتمہ:

اکبر نے اپنے کم عمری میں ہی سلطنت کا تاج اپنے سر پہنا اور بلاشبہ اس ذمہ داری کو خوب نبھایا۔ لیکن اس کی کم علمی اور درباری خوش آمدیوں کے باعث اس نے محض سلطنت کی توسیع اور عوام کو خوش اور زیر نگیں رکھنے کے لیے ان کے عقائد اور رسومات کی حوصلہ افزائی کی نتیجتاً اسلامی معاشرتی نظام کا شیرازہ بکھر گیا۔ دین اسلام اور دیگر مذاہب کی رسومات مل کر دین الٰہی بن گئیں جن میں مذہبی اقدار اور ہر مذہب کا جداگانہ تشخص مسخ ہو کر رہ گیا۔ شاہجہاں نے ان میں سے بہت سی قبیح رسومات پر پابندی لگائی لیکن اس کے دربار میں بھی شیعہ علماء کی بھرمار اور خوشامدی بھی کثیر تعداد میں تھے نیز ہندو اکابرین کی بھی کوئی کمی نہ تھی لہذا اختلاط مذہبی رسوم و روایات کی نہ تو نشاندہی کی گئی اور نہ ہی اس کے تدارک پر توجہ دی گئی بلکہ حکومتی مفادات و معاشرتی کنڑول کے پیش نظر ان سے صرف نظر کرتے ہوئے ان امور کی حکومتی سرپرستی کی گئی۔ اورنگزیب نے ان تمام قبیح رسومات کی نہ صرف نشاندہی کی بلکہ ان کا سختی سے صفایا بھی کیا جو اسلامی اقدار و تعلیمات کے خلاف تھیں۔ اس ضمن میں ڈاکٹر اوم پرکاش رقمطراز ہے:

> "دربار میں بادشاہ کو تعظیمی سجدہ اور آداب کورنش کا مخصوص طریقہ رائج تھا یہ دونوں عوامل اسلامی تعلیمات کے برعکس تھے۔ عالمگیر نے ان دونوں پر پابندی لگادی۔ جھروکہ سے بادشاہ کے درشن میں سخت گیر فرقہ جو کہ خود کو "درشتی" کہلواتے اور زیارت ہوئے بغیر کچھ کھاتے پیتے نہ تھے۔ عالمگیر نے درشن کی رسم ختم کر کے درشتی فرقہ کی تعلیمات وعقائد پر پابندی لگادی۔"[15]

[15] Hindustan pe Mughlia Hakoomat, Pg 78

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol.9, No. 1|| January -June 2023 || P. 48-71
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar4

"محرم کے مہینے میں تابوت زیارت نکالا جاتا(1079ھ) میں برہان پور میں دو گروہوں میں زیارت کی رسم کے دوران زبردست لڑائی اور خون ریزی ہوئی۔عالمگیر نے اس رسم کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے اس پر پابندی لگائی.اور اہل تشیعہ افراد کو اس رسم کی ادائیگی کے لیے مخصوص مقامات تفویض کیے جن کے اندر رہتے ہوئے وہ اپنی مذہبی رسومات کو ادا کر سکیں۔"[16]

ان حقائق کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ عالمگیر نے نہ صرف غیر اسلامی رسومات کا خاتمہ کیا بلکہ وہ مذہبی رسومات جن کے باعث کسی دوسرے کے مذہبی جذبات مجروح ہوں،انسانیت کی تذلیل ہو یا کسی قسم کی معاشرتی خرابی ہو ان سب کا صفایا کرنا اورنگزیب عالمگیر کی ترجیحات میں شامل رہا۔

مذہبی رواداری:

برصغیر پاک و ہند ایک کثیر المذہبی معاشرہ ہے۔یہاں کے حکمرانوں کو بیک وقت مذہبی منافرت کے ساتھ فرقہ وارانہ مزاحمت اور مسائل کا سامنا کرنا پڑا جو کہ کسی بھی حکمران کے لیے ایک بڑا چیلنج ہوتا ہے کہ کس طرح ہر مذہب کے افراد کو مطمئن اور اپنی مرضی کے مذہب کی تعلیمات و اقدار پر گامزن رہنے کی آزادی دی جائے۔اس مسئلہ کے مکمل حل نہ ہونے اور عوام کو یکجا رکھنے کی ایک سیاسی چال برصغیر میں دین الٰہی کا نفاذ تھا جو کہ محض ایک سیاسی چال ہی تھا جو فکر معاش میں مدغم عوام میں تو مقبول ہو گیا کہ مذہبی پابندیاں سر سے ہٹ گئیں لیکن اہل علم کے لیے یہ بے قراری کا باعث رہا۔اورنگزیب نے جہاں اسلامی معاشرتی اقدار کی تطہیر کی وہاں وہ اپنی غیر مسلم نے رعایا کے لیے بھی ویسا ہی مذہبی احترام رکھتا تھا۔ان کو ہر قسم کی مذہبی آزادی تھی بلکہ انہیں اپنی عبادت گاہوں اور رسوم و رواج کی ادائیگی کے لیے شاہی سرپرستی بھی حاصل تھی۔کپتان ہملٹن اپنی ڈائری میں درج کرتا ہے:

"ریاست کا مسلمہ مذہب اسلام ہونے کے باوجود ہندوؤں کے مقابلے میں دسواں حصہ ہیں ہندوستان میں ہندوؤں کو مکمل مذہبی آزادی ہے وہ اپنے

[16] Hindustan pe Mughlia Hakoomat, Pg 80

تہواروں اور مذہبی عقائد پر عمل کرنے کے لیے مکمل آزاد ہیں۔ آزادی کا یہ عالم ہے کہ گویا خود انہی کی حکومت ہو۔ شہروں میں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں لیکن طریقہ عبادت اور اعتقادات کے بابت کبھی جھگڑا سامنے نہیں آیا ہر کوئی اپنے مذہبی معاملات میں مکمل طور پر آزاد ہے۔"[17]

اورنگزیب عالمگیر کے دور حکومت میں مذہبی ازادی و مذہبی رواداری کے بارے میں ڈاکٹر اوم پرکاش لکھتے ہیں:

"اورنگزیب عالمگیر کی تدابیر مذہبی آزادی و رواداری اس بات سے ثابت ہوتی ہے کہ عالمگیر استحکام سلطنت اور امن وامان کے قیام کی راہ میں کسی بھی مذہبی جماعت کو رکاوٹ بننے نہیں دیتا تھا۔ خواہ اس کا تعلق اسلام سے ہوتا یا غیر اسلامی جماعتوں سے۔ اپنی حکومت کے آغاز میں ہی اس نے شرعی احکامات کے تناظر میں حکم دیا کہ ہر مذہب کی عبادت گاہ کا احترام کیا جائے گا۔ انہیں مسمار نہیں کیا جائے گا جس طرح مساجد و مدارس کے وظائف مقرر تھے اسی طرح غیر مسلم عبادت گاہوں کے لیے بھی جاگیریں وقف تھیں۔"[18]

اورنگزیب عالمگیر کے اس اقدام کو اگر ہم مذہبی رواداری کے تناظر میں نہ بھی بیان کریں تو اسلامی تعلیمات کے عنصر زمیوں کے حقوق کی حفاظت کرنے والے حکمران کے طور پر ضرور بیان کر سکتے ہیں جس کی ادائیگی مسلم حکمرانوں کا شیوہ رہی ہے۔ لیکن عالمگیر کے حسن تدبر کا خاصہ یہ ہے کہ اس نے نہایت بردباری کے ساتھ نہ صرف مذہبی اختلاط کا خاتمہ کیا بلکہ تمام مذاہب کے افراد کو مذہبی آزادی دے کر اور اس کی سرکاری سرپرستی فراہم کر کر عوامی جذبات اور امن وامان کو بھی مکمل کنڑول میں رکھا۔

ہندو اور دیگر مذاہب پر دوبارہ جزیہ کا اجراء

جزیہ جیسا کہ اسلامی ریاست کا زمیوں سے بعوض سلامتی سکیورٹی ٹیکس ہے.

---

[17] Aurangzeb Alamgir, Pg 222.223

[18] ibid, Pg 169.170

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol.9, No. 1|| January -June 2023 || P. 48-71
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar4

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ[19]

"(اے مسلمانو!) تم اہلِ کتاب میں سے ان لوگوں کے ساتھ (بھی) جنگ کرو جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ یومِ آخرت پر اور نہ ان چیزوں کو حرام جانتے ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حرام قرار دیا ہے اور نہ ہی دینِ حق (یعنی اسلام) اختیار کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ (حکمِ اسلام کے سامنے) تابع و مغلوب ہو کر اپنے ہاتھ سے خراج ادا کریں۔"

آیت ہذا میں ان لوگوں پر جزیہ عائد کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو اسلام قبول نہ کرے یعنی اسلامی ریاست میں اگر کوئی شخص اسلام قبول کر لے تو پھر اس پر جزیہ نہیں عائد ہو گا۔ اور آیت مبارکہ میں ذلیل ان لوگوں کو کہا گیا ہے جو باوجود عسکری قوت رکھنے کے مسلم افواج کے خلاف میدان جنگ میں لڑے اور مفتوح ہوئے۔ یعنی اسلامی ریاست کے مفتوحہ علاقوں کی غیر مسلم افراد۔ اب ہندوستان تو سارے کا سارا مغلوں کا مفتوحہ علاقہ تھا لہذا جزیہ ٹیکس عین شرعی تھا اور نص حکم تھا کہ اسلامی ریاستی امور کی انجام دہی کے لیے اس ٹیکس کو وصول کیا جائے۔ لیکن اکبر نے خوشامدی درباریوں بالخصوص مسلم علماء اور ہندو گٹھ جوڑ سے دلائل دیے جانے کے باعث جزیہ

[19] Al Quran, 9:29 Al Toobah

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol.9, No. 1|| January -June 2023 || P. 48-71
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar4

معاف کر دیا۔ جس پر عمل اس کے جانشینوں نے جاری رکھا لیکن عالمگیر ان نے اسے قرآنی احکامات کی توہین گردانتے ہوئے اس حکم پر عمل کر کے دوبارہ جزیہ لاگو کیا۔

ڈاکٹر اوم پرکاش لکھتے ہیں:

"عالمگیر نے دوبارہ ہندو خاندان پر جزیہ عائد کیا سربراہ خاندان کے علاوہ کسی سے جزیہ نہیں لیا جاتا تھا۔ ہندوؤں پر یہ ٹیکس سخت ناگوار گزرا انہوں نے اسے معاف کروانے کے لیے بہت دباؤڈالا لیکن کامیاب نہ ہوئے اور حکومت مخالف کاروائیاں کرنے پر آمادہ ہوگئے۔"[20]

اورنگزیب عالمگیر ایک زیرک حکمران تھا کسی خاص مذہب پر ضرورت سے زیادہ دباؤ رکھنا مذہبی منافرت اور باغیانہ کاروائیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتا۔ اسلامی روایات ٹیکسوں کی وصولی میں غیر مسلم رعایا پر خصوصی نرمی فرماتی ہے۔5% جزیہ یعنی سکیورٹی ٹیکس اور 5% زرعی ٹیکس عائد کرتی ہے جو حاصل پیداوار پر لیا جاتا ہے۔ جبکہ مسلم کاشتکاروں سے 10% عشر بطور زرعی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے اس طرح یہ توازن کسی بھی قسم کے زیادتی کے الزامات کو رد کرتا ہے۔ عالمگیر کی رعایا پرور کاوشوں اور اسلامی تعلیمات کی پیروی کو اکثر مؤرخین ہندو مخالف کاروائیوں کے طور پر بیان کرتے ہیں جو کہ سراسر غلط الزام ہے۔ خالد سیف اللہ خان صاحب فرماتے ہیں:

"اورنگزیب کو ہمیشہ ہندو مخالف حکمران کے طور پر پیش کیا جاتا رہا ہے جو حقیقت کے برعکس ہے اس نے متعدد ایسے ٹیکس معاف کیے جن کا تعلق ہندوؤں کی مذہبی رسومات سے تھا جیسے گنگا پوجا ٹیکس، گنگا اشنان ٹیکس اور مردوں کی راکھ کو گنگا میں بہانے کا ٹیکس وغیرہ۔ ان تمام ٹیکسوں کا اجراء نہ صرف سابقہ حکمرانوں کی جانب سے تھا بلکہ مختلف اوقات کے راجوڑوں کی جانب سے بھی عائد کیا گیا تھا اور جوں کا توں نافذ تھا۔ لیکن عالمگیر نے اپنی نرم دلی اور مذہبی

[20] Aurangzeb Alamgir, Pg 201

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol.9, No. 1|| January -June 2023 || P. 48-71
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar4

رواداری کے باعث ان کا خاتمہ کیا۔"[21]

جزیہ چونکہ آغاز اسلام سے ہی مفتوحہ علاقوں کے زیر نگیں سلطنت اسلامیہ اقوام سے وصول کیا جاتا تھا اس لیے ہندو لوگ اس کو ادا کرنا اپنی توہین گردانتے کے ایسا کرنے سے وہ اسلامی احکامات کے پیرو نہ بن جائیں اور اس کی حقیقت سے آنکھیں چرا کر محض مذہبی مخالفت میں دینے سے انکار کرتے اور بچنے کے لیے حیلے بہانے ڈھونڈتے۔ ہم کہہ سکتے ہیں عالمگیر نے مکمل اسلامی ریاست کے نفاذ کے لیے اس عین اسلامی ٹیکس کا اجرا کسی پر ظلم کرنے کے لیے نہیں کیا۔

اورنگزیب پر مذہبی انتہا پسندی کے الزامات اور تردید:

اورنگزیب عالمگیر پر ایک عمومی الزام جو عائد کیا جاتا ہے کہ وہ ایک مذہبی انتہا پسند حکمران تھا اس کے علاوہ وہ نہایت خود پسند شخصیت کا مالک تھا اپنی انا کی تسکین اور احکامات کی تعمیل کروانے کے لیے وہ کسی بھی حد تک چلا جاتا۔ جس فرقے کو نا پسند کرتا اس پر مذہبی پابندیاں لگا دیتا۔ جس مذہب کے خلاف ہوتا اس کا خاتمہ کر کے چھوڑتا. اگرچہ ایسے عوامل دور عالمگیری میں دیکھنے میں آئے ہیں جن میں کچھ ہندو مندروں کو مسمار کیا گیا لیکن اس کے ساتھ کچھ مساجد کو بھی شہید کیا گیا جن کی حقیقت صرف ریاست مخالف اجتماعات کا قیام تھا۔ اور فقہاء کرام کی آرا میں قرآن وسنت کی روشنی میں ان عبادت گاہوں کی مسماری کا حکم دیا گیا جیسا کہ مسجد ضرار کو بنام مسجد استعمال کرنے کے مذموم عمل کی قرآن پاک میں نشاندہی کی گئی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا
إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ [22]

---

[21] Rehmani, Khalid, Saifullah, Aurangzeb Alamgir Tareekh ka Mazloom Hukmraan, Banuri.edu.pk, Oct.15.2017

[22] Al Quran, 9:107 Al Toobah

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol.9, No. 1|| January -June 2023 || P. 48-71
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar4

"اور (منافقین میں سے وہ بھی ہیں) جنہوں نے ایک مسجد تیار کی ہے (مسلمانوں کو) نقصان پہنچانے اور کفر (کو تقویت دینے) اور اہلِ ایمان کے درمیان تفرقہ پیدا کرنے اور اس شخص کی گھات کی جگہ بنانے کی غرض سے جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے ہی سے جنگ کر رہا ہے، اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے (اس مسجد کے بنانے سے) سوائے بھلائی کے اور کوئی ارادہ نہیں کیا، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔"

"نبی اکرم ﷺ نے ان آیات کے نزول کے بعد حضرت مالک بن دخشمؓ اور حضرت عاصم بن عدیؓ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہما کو اس مسجد کو جلانے کا حکم دیا۔"[23]

یعنی ایسی عبادت گاہیں جن میں عوامی انتشار یا مذہبی منافرت پھیلائی جارہی ہوں ان کے خلاف جہاد اور اس کا تدارک اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے ان مندروں کے امن وامان مخالف کاروائیوں میں ملوث ہونے کی تصدیق ڈاکٹر اوم پرکاش ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"در حقیقت معاملہ یہ تھا کہ عالمگیر کے ہندوؤں کو اعلیٰ انتظامی عہدوں سے فارغ کرنے کے بعد ان ہندو امراء اور وزراء نے شر پسند طبیعت کے باعث سازشیں شروع کر دیں اور ان کا مرکز اپنے مندروں کو بنایا۔ یعنی جہان بیزاری کا مذہبی لبادہ اوڑھ کر حکومت کے خلاف تحریکیں کے چلائیں تو ان تحریکوں کو دبانے اور عسکری مزاحمت کے نتیجے میں یہ عمل سرانجام دیا گیا۔"[24]

عالمگیر پر ایک اور بڑا الزام یہ تھا کہ وہ اسلامی مدارس کا نظام بھی اپنی زیر نگرانی میں متعین کرواتا یعنی اپنی

---

[23] Hasham, Abdul Muluk, Abu Muhammad, Transl. Mehmmadi, Qutb-ud-din, Ahmed, Vol.III, Pg 529.531, Islami kutab khana Lahore, 2009, A.D

[24] Aurangzeb Alamgir, Pg 82.83

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol.9, No. 1|| January -June 2023 || P. 48-71
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar4

مرضی کے علوم ہی پڑھانے کی اجازت دیتا نیز انتہا درجے کی محبت سنی مذہب سے رکھتا تھا۔ لہذا دیگر مذاہب کو مذہبی آزادی نہ تھی بلکہ سختی سے ان کا خاتمہ کیا جاتا اور ہندو مذہبی اقدار و روایات کا سخت دشمن تھا۔ ان کے تدریسی مقامات پر پابندی تھی اور انہیں مذہبی آزادی نہ تھی۔

> "اکبر اور جہانگیر کے دور میں ہندوؤں کے انتظامی عہدوں پر مامور کیا گیا جس کا فائدہ اٹھا کر انہوں نے بڑی بڑی جاگیریں اپنے نام کروالیں۔ اور ان پر مدارس بنوائے جن میں ہندوؤں کو تعلیم دینے کے ساتھ مسلمان بچوں کو زبردستی ہندو بنانے کا کام بھی ہوتا تھا۔ شاہجہاں جب ملک کے طول و عرض میں عمارتیں بنانے میں مشغول تھا مسلم بچوں کو زبردستی ہندو بنانے کا کام جاری تھا اورنگزیب نے پہلے انہیں منع کیا پھر ان مدارس کو بند کروایا۔ دین الٰہی کے قیام کے بعد ہندو مسلم گھرانوں میں شادیوں کا رواج ہو گیا عالمگیر نے مسلمان عورت کے مشرک سے نکاح کی مخالفت میں قرآنی حکم کے مطابق ان عورتوں کو واپس آنے کا حکم دیا جس سے ان کے شوہروں نے اسلام قبول کیا تاکہ ان کا گھر خراب نہ ہو۔ اگرچہ عالمگیر نے نو مسلموں کو خصوصی وظائف سے نوازا ان کے علاوہ عالمگیر نے عورت کو قاضی وقت کے سامنے اقرار کیے بغیر اسے ستی کرنے پر پابندی لگا دی۔"[25]

ان تمام واقعات کے تناظر میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ عالمگیر خاندان تیموریہ کا سب سے دانا حکمران تھا۔ تدبر فہمی سے ملکی معاملات کو ایک قابل شہشاہ کی مانند نپٹا تا بھی اور بغاوتوں پر بھی قابو رکھتا۔ اس کے ساتھ اس کثیر المذہبی معاشرے کی مذہبی معاملات کو، فرد کی عزت وضرورت کے تناظر میں نافذ کرواتا۔

اورنگزیب عالمگیر بحیثیت موجد قومی نظریہ:

اورنگزیب عالمگیر تیموری خاندان کا وہ شہنشاہ تھا جس کے جذبہ ایمانی پر سلطنت کی آب وتاب غالب نہ اسکی

[25] Meerthi, Sajad, Zain-ul-Abdin, Tareekh-e-Millat, Pg 693, Idara Islamiyat Lahore, 1991,A.D

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol.9, No. 1|| January -June 2023 || P. 48-71
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar4

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک خاص مقصد یعنی تجدید حیات اسلام کے لیے بھیجا تھا اورنگزیب عالمگیر کی مذہبی خدمات اصلاحات اس بات کی وضاحت کرتی ہیں کہ وہ اس حقیقت سے بہرہ ور تھا کہ مسلمان قوم ہندوستان کی دوسری اقوام سے اعلیٰ ہے اس کی مذہبی تعلیمات اقتدار اور روایات دیگر مذاہب سے جدا ہیں اور دیگر مذاہب کے روایات واقدار کو اپنے اندر ضم کرنا سے ان کا جداگانہ تشخص کی شرائط کے خلاف ہے۔ اس لیے اسماعیل خان نیازی انہیں دو قومی نظریے کا موجد ان الفاظ میں کہتے ہیں:

> "دو قومی نظریہ اور تشکیل پاکستان کی جڑیں ریاست مدینہ اور اس کے آئین سے ملتی ہیں۔ پاکستان کا قیام بھی نظریہ اسلام کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔اور سلطان اورنگزیب اس دو قومی نظریے کا مجدد ہے مغلیہ سلطنت میں الحاد کا آغاز اکبر نے کیا جو اسلامی تعلیمات سے عاری تھا۔اس نے ہوس واقتدار کی خاطر دین الٰہی متعارف کروایا۔ اس دین میں اسلامی عبادات و معاملات میں شعائر اسلام کا مذاق اڑایا گیا۔ محی الدین عالمگیر نے ان رسومات کا سلطنت سے خاتمہ کیا اور مسلمانوں کی شناخت واضح کی۔ غیر مسلموں اور اقلیتوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا اور قرآنی احکام "ادخلوا فی السلام کافة" کا تعمیری عمل بھی واضح کیا۔[26]

اورنگزیب از روئے کلام اقبال:

علامہ اقبال اورنگزیب کے امور سلطنت کے بابت فیصلوں کو عین اسلامی ریاست کے قیام کے لیے نہایت اہم گردانتے ہیں۔ وہ عالمگیر کو سلاطین مسلم دنیا کی ترکش کا آخری تیر کہتے ہیں۔ کہ اس جیسا اور کوئی ایسا مسلم حکمران نہ ہوا جو اسلامی اقدار کی بالادستی کے لیے ایسی جدوجہد کرتا اور اسلامی معاشرے کو اس کی عظمت سے روشناس کرواتا۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

شولائے توحیـد را پروانہ بود

[26] Niazi, Ismail Khan, Muhammad, Aurangzeb Alamgir aur Tashkeel-e-Pakistan

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol.9, No. 1|| January -June 2023 || P. 48-71
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar4

چون براہیم اندرین بتخانہ بود[27]

(وہ شمع توحید کا پروانہ تھا اور بت خانہ ہند کے ابراہیم کی مانند تھا)

علامہ اقبال کے نزدیک عالمگیر انتہائی جامع ذہانت اور زبردست سیاسی بصیرت کا حامل بادشاہ تھا۔اور ہندوستان میں مذہبی اقدار کو پھر سے نافذ کرنے میں اس کی تشبیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کرتے ہیں کہ ہندوستان کے بت خانوں کو توڑنے والا ابراہیم تھا۔یعنی ان باطل عقائد کا خاتمہ کرنے والا تھا جو اسلامی تعلیمات و معاشرے میں در آئے تھے۔اقبال اپنے خطوط میں فرماتے ہیں کہ ان کے خلاف مغربی مؤرخین کی موشگافی سمجھ نہیں آتی جبکہ اس کی طرز پر حکومتی اقدامات خود ان کے ممالک میں اپنائی گئی۔

نتیجہ بحث:

اورنگزیب عالمگیر مغلیہ سلطنت کا درخشاں ستارہ اور برصغیر میں مسلم حکومت کے قیام کے لیے حقیقی جدوجہد کرنے والے ہر اول دستے کا سربراہ تھا۔ اگرچہ اس کا تعلق نہ کسی صوفیاء کی جماعت سے اور نہ ہی کسی مخصوص مکتبہ فکر کے علماء کی سنگت کے باعث اس کو محی الدین کا خطاب ملا بلکہ اس کی تعلیمی پالیسیوں، علم دوست انتظامات، مذہبی رواداری اور مذہبی اقدار اور روایات کی تطہیر وانعقاد میں مستقل مزاجی اور غیر معمولی توجہ ہیں۔ عالمگیر نے جس دور میں سلطنت سنبھالی اسلامی حکومت خود اسلامی اقدار و جداگانہ تشخص سے ناآشنا تھی اسلامی تعلیمات کا کھلے عام مذاق بنایا جارہا تھا اسلامی معاشرے کے جداگانہ تشخص کو مسخ کر دین الٰہی میں مدغم کر دیا گیا تھا جس کا اجراء خود دین اسلام کے علمبردار بادشاہ نے کیا۔ نتیجتاً مسلمان اپنے حقوق و فرائض دونوں سے بے بہرہ ہو گئے۔ دین الٰہی کے مطابق ہر شخص ایک ہی دین پر تھا بچہ ہر مذہب کی تعلیمات غیر رسمی طور پر سیکھتا اور اپنے مخصوص مذہبی فرائض سے بے خبر ہوتا۔ اسلامی تعلیمات کی پیروی کرنے والوں سزائیں دی جاتی۔ رمضان کو بھوک پیاس کا مہینہ کہہ کر مذاق اڑایا جاتا اور ظلم قرار دیا جاتا۔ان تمام وجوہات کے ذمہ داران وہ صاحب علم ہندو اور صاحب اقتدار افراد تھے جنہوں نے اپنی شکست کا بدلہ اکبر کی نہ سمجھی کو بھانپتے ہوئے اس کو گمراہ کر کے لیا۔ اکبر کے جانشینوں کو بھی عیش پرستی اور رقص و سرور کی محفلوں نے دین شناسی سے بے بہرہ رکھا۔ ہندوؤں اور دیگر مذاہب کے درباری من مانیاں عروج پر ہو گئیں اور اسلامی سلطنت براہ نام اسلامی رہ گئی۔ ایسے میں

[27] Iqbal, Muhammad, Allama, Hikayat Sher-o-Shehanshah, https://www.iqbalrehbar.com, city, June.15.2023

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol.9, No. 1|| January -June 2023 || P. 48-71
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar4

اورنگزیب وہ مرد مومن تھا جس نے منصب اختیار سنبھالتے ہی خالصتاً اسلامی معاشرے کے قیام کی سعی کی اور اپنی زندگی کو عین اسلامی اقتدار کے مطابق ڈھال کر عملی طور پر پیش کیا۔ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے حدیث کے مسوّدے کا فارسی ترجمہ کروانا اور فتاویٰ عالمگیری کی تدوین سے صرف جداگانہ تشخص کو بیدار کرنے میں کامیاب ہوا بلکہ اس کا یہ اقدام بہت سے اسلامی علوم کا مقامی زبان میں ترجمہ کرنے کے لیے بھی پیش خیمہ ثابت ہوا مغربی مؤرخین کی حتی الوسعت کوششیں جو انہوں نے عالمگیر کی شخصیت کو بدنما کرنے میں صرف کیں۔ علامہ اقبال کا عالمگیر کی شخصیت کے تمام پہلوؤں کو بحیثیت بہادر مسلمان بادشاہ کے پیش کرنے سے عالم اسلام میں پھیکی پڑ گئیں۔ اورنگزیب عالمگیر نے مسلمانوں کو جداگانہ تشخص کی پہچان دے کر برصغیر میں دو قومی نظریے کی بنیاد رکھی اور حقیقی معنوں میں اسلامی معاشرے کی اساس فراہم کی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)